بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۳۸/۷۳ | بدھ ۱۲ صفر المظفر ۱۴۰۵ھ ؛ ۷ نبوت ۱۳۶۳ ہش ؛ ۷ نومبر ۱۹۸۴ء | نمبر ۲۵۴

اخبار احمدیہ

- ربوہ ۶ نبوت / نومبر حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی ان دنوں لاہور میں بغرض علاج قیام فرما ہیں۔ ڈاکٹرز نے مختلف ٹسٹ لئے ہیں۔ کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ علاج جاری ہے۔ احباب جماعت حضرت سیدہ ممدوحہ کے لئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو شفائے کامل عطا فرمائے اور برکتوں سے معمور طویل عمر عطا فرمائے آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

اِنسان کو چاہیئے کہ عبادت اور دُعا میں تھک نہ جاوے

اعمالِ صالحہ اور عبادت میں ذوق و شوق اللہ کی عطا کردہ توفیق اور فضل سے حاصل ہوتا ہے

وہ شخص بڑا ہی مُبارک اور خوش قسمت ہے جس کا دل پاک ہو

"اعمالِ صالحہ اور عبادت میں ذوق و شوق اپنی طرف سے نہیں ہو سکتا۔ یہ خُدا تعالیٰ کے فضل اور توفیق پر مِلتا ہے اِس کے لئے ضروری ہے کہ اِنسان گھبرائے نہیں اور خُدا تعالیٰ سے اِس کی توفیق اور فضل کے واسطے دعائیں کرتا رہے اور ان دعاؤں میں تھک نہ جاوے۔ جب انسان اِس طرح پر مُستقل مزاج ہو کر لگا رہتا ہے تو آخر خُدا تعالیٰ اپنے فضل سے وہ بات پیدا کر دیتا ہے جس کے لئے اُس کے دل میں تڑپ اور بے قراری ہوتی ہے یعنی عبادت کے لئے ایک ذوق و شوق اور حلاوت پیدا ہونے لگتی ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص مجاہدہ اور سعی نہ کرے اور وہ یہ سمجھے کہ پھونک مار کر کوئی کر دے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا قاعدہ اور سُنّت نہیں۔ اِس طریق پر جو شخص اللہ تعالیٰ کو آزماتا ہے وہ خُدا تعالیٰ سے ہنسی کرتا ہے اور مارا جاتا ہے۔ خُوب یاد رکھو کہ دِل اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ اُس کا فضل نہ ہو تو دُوسرے دن جا کر عیسائی ہو جاوے یا کسی اَور بے دینی میں مُبتلا ہو جاوے۔ اِس لئے ہر وقت اُس کے فضل کے لئے دُعا کرتے رہو اور اُس کی استعانت چاہو تا کہ صراطِ مستقیم پر تمہیں قائم رکھے۔ جو شخص خُدا تعالیٰ سے بے نیاز ہوتا ہے وہ شیطان ہو جاتا ہے اِس کے لئے ضروری ہے کہ انسان استغفار کرتا رہے تا کہ وہ زہر اور جوش پیدا نہ ہو جو انسان کو ہلاک کر دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۵۴-۱۵۵)

"وہ شخص بڑا ہی مُبارک اور خُوش قسمت ہے۔ جس کا دل پاک ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال کے اظہار کا خواہاں ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اُسے دُوسروں پر مقدم کر لیتا ہے ..... یہ خُوب یاد رکھو کہ کبھی رُوحانیت صعود نہیں کرتی جب تک پاک دل نہ ہو جب دل میں پاکیزگی اور طہارت پیدا ہوتی ہے تو اُس میں ترقی کے لئے ایک خاص طاقت اور قوّت پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر اُس کے لئے ہر قسم کے سامان مہیا ہو جاتے ہیں اور وہ ترقی کرتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۵۷-۱۵۸)

دلوں کی پاکیزگی کیلئے دعا

خاکسار کی اہلیہ محترمہ ممتاز اختر صاحبہ سابق کارکن دفتر لجنہ اماء اللہ ایک عرصہ سے ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے بیمار ہیں تین چار ماہ سے ان کو دائیں طرف خفیف فالج کا بھی اثر ہو گیا ہے اس وقت ان کا ہائی بلڈ پریشر بہت زیادہ ہے جو کنٹرول نہیں ہو رہا۔ احباب جماعت اور افرادِ خاندان سے اہلیہ محترمہ کی کامل شفایابی کے لیے دعا کی درخواست ہے

(ایم اسماعیل اختر۔ اختر فوٹو سٹوڈیو۔ ربوہ)

"دعا کرتا ہوں اور جب تک مجھ میں دم زندگی ہے کیے جاؤں گا، اور دعا یہی ہے کہ، خدا تعالیٰ میری اس جماعت کے دلوں کو پاک کرے اور اپنی رحمت کا ہاتھ لمبا کر کے ان کے دل اپنی طرف پھیر دے اور تمام شرارتیں اور کینے ان کے دلوں سے اٹھا دے اور باہمی سچی محبت عطا کر دے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ دعا کسی وقت قبول ہو گی اور خدا میری دعاؤں کو ضائع نہیں کرے گا۔ ہاں میں یہ بھی دعا کرتا ہوں کہ اگر کوئی شخص میری جماعت میں خدا تعالیٰ کے علم اور ارادہ میں بدبختِ ازلی ہے جس کے لیے یہ مقدر ہی نہیں کہ سچی پاکیزگی اور خدا ترسی اس کو حاصل ہو تو اس کو اے قادر خدا میری طرف سے بھی منحرف کر دے۔ جیسا کہ وہ تیری طرف سے منحرف ہے اور اس کی جگہ کوئی اور لا جس کا دل نرم اور جس کی جان میں تیری طلب ہو.... ..... اسی وجہ سے میں نہیں چاہتا کہ کوئی دنیا کا کیڑا رہ کر میرے ساتھ پیوند کرے۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۴۴۶)

فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَاتِ

پبلشر: مسعود احمد، طابع: سید عبدالحیّ، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت روزنامہ الفضل، دارالرحمت غربی ربوہ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۲ صفر ۱۴۰۵ھ
۷ نبوت ۱۳۶۳ ہش

اللہ تعالیٰ کا ایک خاص فضل اور اس پر شکر گزاری کا طریق

یہ ایک نہایت پختہ اور مسلّمہ اصول ہے کہ ہدایت کا ملنا خدا تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے۔ جب تک خدا تعالیٰ نہ چاہے۔ نہ کوئی شخص دوسرے کو ہدایت کی راہ پر لا سکتا ہے اور نہ کوئی شخص از خود ہدایت قبول کر سکتا ہے۔ یہ خدا کا فضل ہی ہوتا ہے جو کسی کو ہدایت کی طرف کھینچ بلاتا ہے۔ اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے افضل الرسل نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی مخاطب کر کے یہی فرمایا:۔

اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ ۝

(القصص آیت ۵۷)

یعنی تو جس کو پسند کرے ہدایت نہیں دے سکتا لیکن اللہ جسے چاہے ہدایت دیتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کو خوب جانتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ مامورین الٰہی کا کام صرف ہدایت کو دوسروں تک پہنچا دینا ہوتا ہے۔ لوگوں کو ہدایت قبول کرنے پر مجبور کرنا ان کے فرائض میں شامل نہیں ہوتا۔ ہدایت جس کو بھی دیتا ہے خدا ہی دیتا ہے۔ اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو کسی کو ہدایت کا ملنا اللہ تعالیٰ کے فضل پر دلالت کرتا ہے لیکن اس فضل کا مورد بننے کے ساتھ ہی انسان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ فرض عائد کر دیا جاتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اس فضل و احسان پر شکر گزاری کا حق ادا کرے اور حق کا ادا کرنا یہ ہے کہ ہدایت یافتہ خدائی احکام پر عمل پیرا ہو کر اپنی زندگی میں انقلاب عظیم برپا کرے۔ یہاں تک کہ اس کی مرضی کلیتہً خدا کی مرضی کے تابع ہو جائے۔ اگر وہ ایسا کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے تو پھر خدا تعالیٰ کی طرف سے اجر عظیم کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ خدا تعالیٰ اسے اپنی تائید و نصرت سے نوازتا ہے اور افضال و انعامات کا مورد بناتا ہے برخلاف اس کے اگر انسان خدائی فضل کے نتیجہ میں ہدایت پانے کے بعد شکر گزاری کا حق ادا نہ کرے۔ یعنی خدائی احکام کے بجالانے سے غافل رہے اور اپنی زندگی میں پاک تبدیلی پیدا نہ کرے، خدا کی مرضی کو خاطر میں نہ لائے اور اپنی مرضی کو پورا کرنے میں ہی منہمک رہے تو وہ ہدایت پانے کے باوجود اپنے آپ کو عذاب کا مستحق بنا لیتا ہے بلکہ وہ جان بوجھ کر نافرمانی کا مرتکب ہونے کی وجہ سے منکروں کے مقابلہ میں خدا تعالیٰ کے نزدیک زیادہ قابل مواخذہ ہوتا ہے۔

یہ وہ بنیادی حقیقت ہے جس کی طرف سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے ہمیں بڑی شد و مد کے ساتھ بار بار توجہ دلائی ہے۔ مثال کے طور پر آپ نے ۴ مئی ۱۹۰۸ء کو یہ امر ذہن نشین کرایا کہ محض ہدایت کو قبول کر لینا اپنے اندر کوئی اہمیت نہیں رکھتا تاوقتیکہ بیعت کرنے والا خدائی احکام پر عمل پیرا ہو کر اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا نہیں کرتا اور اس امر کا عملی ثبوت بہم نہیں پہنچاتا کہ خدا تعالیٰ نے اس پر جو فضل کیا ہے وہ اس پر اپنے رب کا صحیح معنوں میں شکر گزار ہے۔ آپ نے فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ صرف وعدوں سے خوش نہیں ہوتا جب تک کوئی حقیقت ساتھ نہ ہو اور دعویٰ کے ثبوت میں کچھ عملی ثبوت اور تبدیلیٔ حالات کی دلیل نہ ہو۔ اس واسطے اکثر اوقات مجھے اس غم سے سخت صدمہ پہنچتا ہے۔ ظاہری طور سے جماعت کی تعداد میں تو بہت ترقی ہو رہی ہے۔ کیا خطوط کے ذریعہ سے اور کیا خود حاضر ہو کر دونوں طرح سے سلسلہ بیعت میں روز افزوں ترقی ہو رہی ہے۔ آج کی ڈاک میں بھی ایک لمبی فہرست بیعت کنندگان کی آئی ہے لیکن بیعت کی حقیقت سے پوری واقفیت حاصل کرنی چاہیئے اور اس پر کاربند ہونا چاہیئے۔ اور بیعت کی حقیقت یہی ہے کہ بیعت کنندہ اپنے اندر سچی تبدیلی اور خوفِ خدا اپنے دل میں پیدا کرے اور اصل مقصود کو پہچان کر اپنی زندگی میں ایک پاک نمونہ کر کے دکھا دے۔ اگر یہ نہیں تو پھر بیعت سے کچھ فائدہ نہیں بلکہ یہ بیعت پھر اس کے واسطے اور بھی باعث عذاب ہوگی کیونکہ معاہدہ کر کے جان بوجھ اور سوچ سمجھ کر نافرمانی کرنا سخت خطرناک ہے۔"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۲۳۳-۲۳۴)

آپ نے اس موقعہ پر یہ بھی واضح فرمایا کہ آپ صرف نصیحت کر سکتے ہیں کسی کا ہدایت پانا اور اس ہدایت پر کما حقہ عمل پیرا ہونا خدا تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے۔ بیعت کنندگان کا یہ فرض ہے کہ وہ پرانی عادتوں اور بشری کمزوریوں پر قابو پالے اور نیک نمونہ پیش کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ آپ نے فرمایا:۔

"میں جانتا ہوں کہ ان باتوں کا کسی دل میں پہنچا دینا میرا کام نہیں اور نہ ہی میرے پاس اس کا کوئی ایسا آلہ ہے جس کے ذریعہ میں اپنی بات کسی کے دل میں بٹھا دوں ..... اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ۔ یہ ارشاد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ہوتا ہے۔ اب اور کون ہے جو اپنی مرضی سے کسی کو ہدایت پر قائم رکھ سکے۔ نصیحت کرنا اور بات پہنچانا ہمارا کام ہے۔

یوں تو ہم دیکھتے ہیں کہ اس جماعت نے اخلاص اور محبت میں بڑی نمایاں ترقی کی ہے۔ بعض اوقات جماعت کا اخلاص، محبت اور جوشِ ایمان دیکھ کر خود ہمیں تعجب اور حیرت ہوتی ہے اور یہاں تک کہ دشمن بھی تعجب میں ہیں۔ ہزارہا انسان ہیں جنہوں نے محبت اور اخلاص میں تو بڑی ترقی کی ہے۔ مگر بعض اوقات پرانی عادات یا بشریت کی کمزوری کی وجہ سے دنیا کے امور میں ایسا وافر حصہ لیتے ہیں کہ پھر دین کی طرف سے غفلت ہو جاتی ہے۔

ہمارا مطلب یہ ہے کہ بالکل ایسے بے باک اور بے لوث ہو جاویں کہ دین کے سامنے امور دنیا کی حقیقت نہ سمجھیں اور قسما قسم کی غفلتیں جو خدا سے دوری اور مہجوری کا باعث ہوتی ہیں وہ دور ہو جاویں۔ جب تک یہ حالت پیدا نہ ہو اس وقت تک حالت خطرناک ہے اور قابل اطمینان نہیں۔ کیونکہ جب تک ان باتوں کا ذرہ بھر بھی وجود ہے تو اندیشہ ہے اور ایک دبدہ لگی رہتی ہے کہ کسی وقت یہ باتیں زور پکڑ جاویں اور باعث حبط اعمال ہو جاویں۔"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۳۳۴، ۳۳۵)

غفلتوں اور بشری کمزوریوں کا علاج سیدنا حضرت اقدس نے یہ بتایا کہ انسان کو چاہیئے کہ جہاں بیعت کرنے کے بعد خاص تعہد سے نیک اعمال بجالائے وہاں ساتھ ہی غفلتوں اور بشری کمزوریوں سے بچنے کے لئے بکثرت استغفار اور توبہ اور دعا کو اپنا دائمی شعار بنائے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

"تمہارا کام یہ ہونا چاہیئے کہ (عذاب سے متعلق) خدا تعالیٰ کے آئندہ وعدوں کو یاد کر کے ترساں و لرزاں رہو اور قبل از وقت سنبھل جاؤ۔ نت نئی توبہ کرو۔ جو توبہ کرتا ہے وہ نیکی کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اور جو توبہ نہیں کرتا وہ گناہ کی طرف جاتا ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بندے سے محبت کرتا ہے جو بہت توبہ کرتا ہے۔ توبہ نہ کرنے والا گناہ کی طرف جھکتا ہے اور گناہ آہستہ آہستہ کفر تک پہنچا دیتا ہے۔ تمہارا کام یہ ہے کہ کوئی مابہ الامتیاز بھی تو پیدا کرو۔ تم میں اور تمہارے غیروں میں اگر کوئی فرق پایا جاوے گا تب ہی خدا بھی تمہاری نصرت کرے گا۔ ورنہ بنی اسرائیل کی طرف دیکھ لو کہ جب ان میں اور ان کے غیر میں فرق نہ پایا گیا تو باوجودیکہ حضرت موسیٰؑ ان میں موجود تھے کافروں سے کیسی ذلت کی ہزیمت دلائی۔ ان کے مقابل میں ایک کافر کی تائید کی اور انکو سزا دی۔ نبی موجود، کتاب موجود، باایں ہمہ انہوں نے خلاف کیا۔ آخر کافروں سے بھی شکست کھائی۔ کافر تو احکام الٰہی سے بے خبر ہوتے ہیں وہ ایسے مواخذہ کے قابل نہیں ہوتے جیسے کوئی جان کر، جان پہچان کر خلاف ورزی احکام کرنے والا قابل مواخذہ ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۳۳۵، ۳۳۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توکل علی اللہ

مکرم ڈاکٹر صاحبہ۔ ایم اے۔ ربوہ

توکل ایک طرف سے توڑنے اور ایک طرف سے جوڑنے کا نام ہے۔ کہ اسباب جو اللہ نے کسی امر کے حاصل کرنے کے لیے مقرر کیے ہیں ان کو حتی المقدور استعمال کیا جائے اور پھر انسان خود دعاؤں میں لگ جائے کہ اے خدا تو ہی اس کا انجام بخیر کر۔ صدہا آفات ہیں اور ہزاروں مصائب ہیں جو ان اسباب کو برباد اور تہ و بالا کر سکتے ہیں ان کی دست برد سے بچا کر ہمیں سچی کامیابی اور منزل مقصود پر پہنچا۔

ارشاد خداوندی ہے۔

وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝

(توبہ : ۵۱)

اور مومنوں کو اللہ ہی پر توکل کرنا چاہیے۔

پھر فرمایا:۔

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًا ۝ (الفرقان - ۹۵)

اور تو اس پر توکل کر جو زندہ ہے (اور سب کو زندہ رکھنے والا ہے) کبھی نہیں مرتا اس کی تعریف کے ساتھ ساتھ اس کی تسبیح بھی کر اور وہ اپنے بندوں کے گناہوں سے خوب واقف ہے۔

توکل انسان کو کامیاب و بامراد بنا دیتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

"وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ" (الطلاق نمبر ۴)

"جو اللہ پر توکل کرتا ہے اللہ اس کو کافی ہو جاتا ہے"

بشرطیکہ انسان سچے دل سے توکل کے اصل مفہوم کو سمجھ کر صدق دل سے قدم رکھنے والا ہو اور صبر والا اور مستقل مزاج ہو۔ مشکلات سے ڈر کر پیچھے نہ ہٹ جاوے۔

آنحضرت ﷺ کا توکل علی اللہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا توکل علی اللہ اپنے کمال کو پہنچا ہوا تھا۔

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنگی مہم پر گئے جب آنحضورؐ صحابہؓ کے ساتھ واپس آ رہے تھے کہ قافلہ ایک روز دوپہر کے وقت ایک ایسی وادی میں پہنچا جہاں بہت سے کانٹے دار درختوں کے جھنڈ تھے۔ آپؐ نے وہیں پڑاؤ فرمایا اور لوگ مختلف درختوں کے سائے میں آرام کے لیے چلے گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کیکر کے درخت کے نیچے آرام فرمایا اور اپنی تلوار اس کے ساتھ لٹکا دی ہم سب سو گئے اچانک کیا سنتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں بلا رہے ہیں جب ہم آپؐ کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ وہاں آپؐ کے پاس ایک دیہاتی آدمی کھڑا ہے آپؐ نے فرمایا:۔

"اِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ عَلَيَّ سَيْفِيْ وَاَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِيْ يَدِهٖ صَلْتًا. قَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّيْ؟ قُلْتُ: اَللّٰهُ ثَلَاثًا وَلَمْ يُعَاقِبْهُ وَجَلَسَ"

اس نے سوتے میں میری تلوار مجھ پر سونت لی تھی اور جب میں بیدار ہوا تو وہ تلوار اس کے ہاتھ میں لہرا رہی تھی یہ مجھ سے کہنے لگا کہ بتا تجھے کون بچا سکتا ہے۔ میں نے تین بار اللہ، اللہ، اللہ کہا اس پر تلوار اس کے ہاتھ سے گر گئی اور وہ کچھ بھی نہ کر سکا۔ حضورؐ نے اسے کوئی سزا نہ دی" الغرض آنحضورؐ کے اس جواب کا اس کافر پر ایسا رعب پڑا کہ تلوار اس کے ہاتھ سے گر پڑی۔ آنحضورؐ کے توکل علی اللہ کی ایسی مثال دیکھ کر اس کافر نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔

"جِئْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ خَيْرِ النَّاسِ"

یعنی میں ایک ایسے شخص کے پاس سے آیا ہوں جو دنیا میں سب سے بہتر ہے۔

توکل کرنے والے اور خدا کی طرف جھکنے والے کبھی ضائع نہیں ہوتے۔ جو شخص صرف اپنی کوششوں پر انحصار کرتا ہے اور خدا پر توکل نہیں کرتا اس کو سوائے ذلت کے اور کیا حاصل ہو سکتا ہے۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے ہمیشہ سے سنت اللہ یہی چلی آتی ہے کہ جو لوگ دنیا کو دھتکارتے ہیں دنیا ان کے پیچھے ہوتی ہے۔ اور جو اس کے پیچھے دوڑتے ہیں وہ اس سے محروم رہتے ہیں۔

غرض انبیاء کامل الایمان وجود ہوا کرتے ہیں اس لحاظ سے ان کا توکل بھی کمال کو پہنچا ہوا ہوتا ہے وہ خود بھی توکل کرتے ہیں اور توکل ہی کی تعلیم بھی دیتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝"

(ابراہیم نمبر ۱۳)

ترجمہ:۔ اور ہمیں کیا ہوا ہے کہ ہم اللہ پر توکل نہ کریں۔ حالانکہ اس نے ہمارے مناسب حال راستے ہمیں دکھائے اور جو دکھ تم نے ہمیں دے رکھا ہے اس پر ہم یقیناً صبر کرتے چلے جائیں گے اور بھروسہ کرنے والوں کو تو اللہ پر ہی بھروسہ کرنا چاہیئے۔

حضرت بلالؓ کا توکل علی اللہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے پر توکل کرنے والوں کے ساتھ جو سلوک کیا اس کی ایک مثال حضرت بلالؓ کی ہے یہ وہی بلالؓ تھے جو قوم کے دھتکارے ہوئے تھے اور جنہیں اہل دنیا اپنی نظروں میں حقیر جانتے تھے۔ حضرت بلالؓ غلام تھے کفار مکہ انہیں کوئی چیز ہی نہیں سمجھتے تھے پھر جب وہ ایمان لائے تو ان کے دل پر اللہ نے اپنے نور کی تجلیاں ڈالیں اس سے پیار کیا ان کے دل کو اپنے پیار سے بھر دیا۔ چنانچہ فتح مکہ کے دن حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار سے فرمایا دیکھو! دین حق پر ایمان لا کر اللہ سے پیار کر کے اور میری صحبت میں رہ کر انسان کیا بن جاتا ہے۔ یہ وہی بلالؓ ہے جسے تم ہر لحاظ سے حقارت کی نگاہ سے دیکھتے تھے اب دیکھو یہ کتنا اونچا ہو گیا ہے پھر آپؐ نے فرمایا

"یہ بلالؓ کا جھنڈا گاڑ دیا گیا ہے تم میں سے جو شخص اپنی عزت اور جان کی حفاظت چاہتا ہے اس کے لیے ایک یہ جگہ ہے وہ بلالؓ کے جھنڈے کے نیچے آ جائے"

اس واقعہ میں صرف حضرت بلالؓ کی عزت نہیں ہے بلکہ ان لوگوں کو جو حضرت بلالؓ کو حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے ان کو یہ سبق دیا گیا کہ حق پر ایمان لانے اور قرآنی احکام پر عمل کرنے کے نتیجہ میں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہنے کی وجہ سے حضرت بلالؓ جیسا انسان جو دنیا کی نگاہوں میں ایک حقیر انسان تھا وہ آسمانوں کی رفعتوں تک جا پہنچتا ہے پس حضرت بلالؓ کی عزت اور عظمت خدا کی نگاہ میں قائم ہوئی کیونکہ خدا کے عشق میں اس نے ہر قسم کی تکلیفیں برداشت کیں اور جو خدا کے بندے ہیں انکی نگاہ میں اس کی عظمت قائم ہوئی فرمایا یہ اسی کے نام کا جھنڈا ہے اپنی جان بچانی ہے تو اس کے نیچے آ جاؤ پس عزت کا سرچشمہ تو وہی خدا ہے

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

ایسا وجود، ایسی ہستی اس عالمین میں صرف ایک ہے وہ اللہ ہے جب اللہ الیہ ہستی ہے تو پھر وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ سے مراد یہ ہے ایمان والے صرف اللہ پر ہی توکل کریں گے کسی اور پر توکل نہیں کریں گے پس توکل دراصل پہلا انعام ہے جو خدا کی صفات کی معرفت کے نتیجہ میں انسان کو ملتا ہے، الغرض اللہ پر بھروسہ ان لوگوں نے رکھا تھا۔ جنہوں نے سرداران مکہ کے ہاتھوں ہر قسم کے ظلم سہے تھے گرمیوں کے دنوں میں انہیں تپتی ہوئی ریت پر لٹا دیا جاتا تھا اور گرم پتھروں پر لٹا دیا جاتا تھا اور ان کو کوڑے لگائے جاتے تھے۔ ان میں سے بعض کی ٹانگیں چیر دی گئیں عزض حق کے مقابلے میں کفر سے جو کچھ بن آیا وہ اس نے کیا۔ مگر اہل ایمان کا دل خدا کے بھروسے سے اور توکل سے بھرا ہوا اور خدا کے نور سے منور تھا اور خدا کا پیار تھا جو ان کے دلوں کے اندر سمندر کی طرح موجزن تھا اپنے پیدا کرنے والے رب سے ان کا جو تعلق قائم ہو چکا تھا۔ اس میں ان کے لیے سرور تھا اور اس سرور کے مقابلے میں انہیں کوئی تکالیف معلوم نہیں ہوتی تھی۔

حضرت ابوبکرؓ کا توکل علی اللہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر کا نام آتا ہے آپ بھی خدا تعالیٰ کی ذات پر انتہا توکل کرنے والے تھے۔ ایک دفعہ ایک جنگ کے موقعہ پر جس کے سپہ سالار حضرت خالد بن ولید تھے ایسی حالت پیش آئی کہ حضرت خالدؓ کو کمک کی ضرورت محسوس ہوئی حضرت خالد بن ولیدؓ نے حضرت ابوبکرؓ کو لکھا کہ یہ حالات ہیں مجھے کمک بھجوائیں آپؓ نے ایک آدمی قعقاعؓ کی کمک بھجوا دی حضرت خالد کو کفار کی فوج کے مقابلہ میں اٹھارہ ہزار کی فوج لے کر جا رہے ہیں اور کمک ایک شخص واحد بھجوائی جا رہی ہے مدینہ میں جو صحابہؓ تھے انہوں نے حضرت ابوبکرؓ کو کہا یہ آپؓ کیا کر رہے ہیں؟ حالات نازک ہیں اور ایک آدمی کی کمک بھیج رہے ہیں آپؓ نے فرمایا:۔

"ہاں ایک کافی ہے کیونکہ جس فوج میں قعقاعؓ جیسے آدمی ہوں وہ شکست نہیں کھایا کرتی"

(المصابیح ص ۲۲۸)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء کی بھی عجیب شان ہے کہ اللہ پر بھروسہ رکھتے ہوئے ایک ہی آدمی کی کمک بھجوا دی۔ قعقاعؓ نے حضرت ابوبکرؓ کے اس قول کو کہ جو شخص خدا پر اتنا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توکل رکھتا ہو وہ دنیا کی طاقت سے شکست نہیں کھایا کرتا۔ سچ ثابت کر دکھایا

غرض اللہ پر توکل کا یہ عجیب حال ہے کہ ایران جیسی بڑی سلطنت سے جنگ لڑی اور لڑتے چلے گئے اٹھارہ ہزار کم ہوتے جا رہے تھے گو اللہ تعالیٰ حفاظت کرتا تھا شہید کم ہوتے تھے اور زخمی بھی کم ہوتے تھے یہ سب کچھ توکل کا نتیجہ تھا آخر وہ کونسی ہستی تھی جس پر خالدؓ بن ولید کا بھروسہ تھا یہ سوائے اللہ تعالیٰ کی ذات کے اور کوئی ہو ہی نہیں سکتی تھی یہ خدا پر توکل کا نتیجہ تھا اور خالد بن ولیدؓ کو پتہ تھا کہ میرا ہر ساتھی اللہ تعالیٰ پر توکل رکھنے والا ہے اور کسی دنیوی طاقت سے ڈرنے والا نہیں اور ان کی حکمت عملی یہ تھی کہ کچھ شہید تو ہوں گے کیونکہ ساٹھ ہزار کا وزن ہی فوج کو دھکیل کر رکھ دیتا ہے چنانچہ جس وقت نصف میل کے قریب پیچھے ہٹے تو پیچھے سے چار ہزار گھوڑ سوار سے حملہ کروا دیا اور کسریٰ کی فوج کے پیر اکھڑ دیئے کیونکہ خالد بن ولیدؓ اللہ پر توکل رکھتے تھے۔ اور وہ یہ حسن ظن رکھتے تھے کہ میرے ساتھیوں میں سے کوئی میدان جنگ سے دور رہے گا نہیں۔ محض اللہ اور اللہ ہی ہے جس پر توکل کیا جا سکتا ہے۔

خدا پر بھروسہ کرنے والا اکیلا نہیں!

اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا بہت بڑی چیز ہے۔ کیونکہ خدا پر توکل کے نتیجہ میں انسان کی معمولی کوشش بھی بار آور ہوتی ہیں۔ اور خدا تعالیٰ بہترین اور اعلیٰ ترین نتائج ان کوششوں سے پیدا فرما دیتا ہے۔ اور اگر دین کے معاملے میں خدا پر توکل کیا جائے تو پھر خدا کی مدد اور تائید ہمیشہ شامل حال رہتی ہے اور خدا کبھی اس دینی خدمت کو ضائع نہیں کرتا۔ اپنی طرف سے ایسے اسباب مہیا کر دیتا ہے کہ جو دین کی خدمت کرنے والے کے لیے ممد و معاون ہو جاتے ہیں۔

انسان پر بعض حالتیں ایسی آتی ہیں کہ وہ مضطرب اور بے چین ہو جاتا ہے طرح طرح کے مصائب اس کو گھیر لیتے ہیں اس وقت اگر وہ خدا پر مکمل بھروسہ کرے اور اسی پر توکل کرے تو خدا ان مصائب کے بادلوں کو دور کر دیتا ہے اور آسانی پیدا فرما دیتا ہے۔

تدبیر اور توکل

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پہلے اونٹ کا گھٹنا بلند ہو پھر خدا پر توکل کرو۔ یعنی اسباب کو استعمال کرنا ضروری ہے اور پھر نتیجہ کو خدا پر چھوڑ دینا یہ توکل ہے پس توکل اور تدبیر دونوں ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ اگر صرف توکل کیا جائے اور تدبیر نہ کی جائے تو کچھ حاصل نہیں ہوتا اور اگر صرف تدبیر کی جائے اور توکل نہ ہو تو پھر نتیجہ اچھا نہ نکلے گا۔ اس لیے کہا گیا ہے کہ دعا بھی ایک تدبیر ہے۔

توکل اور انبیاء کرام

اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کی راہنمائی کے لیے جب بھی انبیاء کو مبعوث فرمایا تو ان انبیاء نے توکل کے انتہائی مقام پر فائز ہونے کے نتیجہ میں ہی کامیابی حاصل کی تھی۔ حضرت ابراہیمؑ کو بھی خدا پر کامل یقین اور کامل توکل تھا کہ آگ اُن کے لیے گلزار بن گئی۔ حضرت موسیٰؑ نے بھی خدا پر ہی توکل کیا جس کے نتیجہ میں وہ فرعون کے ہاتھوں محفوظ رہے اور فرعون خدا کی گرفت سے محفوظ نہ رہ سکا۔ اور سب سے بڑھ کر توکل جس کا اظہار کسی بشر نے کیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ہی تھی۔

چنانچہ حضرت سہیل بن عبداللہ تستری فرماتے ہیں "توکل انبیاء کرام کی پسندیدہ شے ہے اس لیے متبعین کے لیے اتباع اشد ضرورت ہے اور توکل یہ ہے کہ خدا کے سامنے اس طرح رہے جیسے غسال کے سامنے میت پڑی رہتی ہے اور متوکل کی شناخت یہ ہے نہ تو کسی سے طلب کرے اور نہ بغیر طلب کے کسی سے کچھ لے اگر کوئی کچھ دے تو اسے لے کر صدقہ کر دے اور خدائی وعدوں پر صدق دل سے ایمان رکھے اور خواہ کچھ پاس ہو یا نہ ہو ہر حال میں مسرور رہے لیکن توکل بھی اسی کو نصیب ہوتا ہے جو دنیا کو چھوڑ کر عبادت، ریاضت میں مشغول ہو جائے اور توکل ہی ایک ایسی شے ہے جس میں سوائے اچھائی کے برائی کا کوئی پہلو نہیں ہوتا"

ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ۔

(انفال نمبر ۵۰)

جو اللہ پر توکل کرتا ہے وہ دیکھ لیتا ہے کہ اللہ زبردست قدرتوں کا مالک اور صاحب حکمت ہے

"اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۗ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝" (آل عمران ۱۶۱)

اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو تم پر کوئی غالب نہیں آسکتا لیکن اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو اس کے بعد تمہاری مدد کون کرے گا۔ اور مومنوں کو اللہ پر ہی توکل کرنا چاہیئے۔

مندرجہ بالا آیات سے یہ مستنبط ہوتا ہے کہ ہر وہ شخص جو خدا پر توکل کرتا ہے خدا کی مدد اور نصرت ہمیشہ ہی اس کے شامل حال رہتی ہے پس الٰہی جماعتوں کا یہ وطیرہ ہوتا ہے کہ وہ خدا پر ہی توکل رکھتی ہیں۔

ایک بزرگ کا توکل علی اللہ

"ایک توکل کرنے والے بزرگ عبادت کے لیے دنیا کو تج کے ایک غار میں پناہ گزیں ہو گئے ان کا توکل یہ تھا کہ انہوں نے اپنے دل میں یہ فیصلہ کیا کہ مجھے بھوک چاہے کتنا ہی ستائے میں اس جگہ کو چھوڑ کر باہر کی دنیا کے سامنے روٹی مانگنے کے لیے نہیں نکلوں گا جو کچھ مانگنا ہوگا اسی غار میں اپنے رب سے مانگوں گا۔ چنانچہ اللہ نے ایسا انتظام کر دیا کہ لوگ جوق در جوق وہاں حاضر ہونے لگے ہر قسم کی نعمتیں اس غار میں ان کو پہنچنے لگیں۔ اس بزرگ نے توکل کا بہت پھل کھایا اللہ کی نعمتوں کو نازل ہوتے دیکھا اور عبادت میں اور ترقی کی یہاں تک کہ آزمائش کرنے والے نے آزمائش کی گھڑی بھی لا کھڑی کی اللہ نے فیصلہ فرمایا اس بزرگ کی کچھ آزمائش بھی ہونی چاہیئے جو دنیا کی نگاہ میں بہت بڑا مقام بنا چکا ہے۔ چنانچہ ایک وقت آیا جب ان کے لیے ہر روٹی لانے والے اور ہر تحفہ لانے والے نے خیال کیا کہ اتنے لوگ وہاں جاتے ہیں آج میں نہ گیا تو کیا فرق پڑتا ہے چنانچہ اس دن خدا کے فرشتوں نے ہر شخص کو وہاں کچھ پہنچانے سے روک دیا۔ دوپہر کو بھی کوئی نہ آیا، رات کو بھی کوئی نہ آیا، دوسرے دن صبح کو بھی کوئی نہ آیا، شام کو بھی کوئی نہ آیا۔ ان کو تین دن کا فاقہ پڑا آخر بے قرار ہو گئے اس غار کو چھوڑ کر ایک دوست کے پاس پہنچے اس نے جب دیکھا انکا یہ حال ہے تو بڑی معذرت کی اور جو کچھ گھر میں حاضر تھا پیش کیا روٹیاں جو پکی ہوئی تھیں وہ پیش کر دیں سالن پیش کر دیا جب وہ روٹیاں لیکر باہر اپنے مسکن کی طرف جانے لگے تو اس گھر والے کا کتا پیچھے پڑ گیا روٹی کی خوشبو کی وجہ سے اس کی بھوک بھی تیز ہو گئی اس کے اندر ایک ہیجان پیدا ہو گیا اور زبان نکال نکال کر کبھی اس کے کپڑے چاٹتا اور کبھی بھونکنے لگتا چنانچہ انہوں نے آدھی روٹیاں کتے کو ڈال دیں ابھی وہ تھوڑی دور ہی گئے تھے کہ کتا روٹیاں کھا کر پھر ان کے پیچھے بھونکنے لگا اس وقت انہوں نے کتے سے کہا تو بڑا حریص جانور ہے تیرے مالک سے جو کچھ میں نے لیا تھا اس میں سے آدھا تجھے دے دیا لیکن تو پھر بھی میرا پیچھا نہیں چھوڑتا تو بہت ہی حریص قسم کا جانور ہے اس پر ان پر کشفی حالت طاری ہوئی انہوں نے دیکھا کہ کتا ان کو یہ جواب دیتا ہے کہ میں حریص ہوں یا تو حریص ہے میں تو کئی کئی دن کا فاقہ کرتا ہوں مگر اپنے مالک کا دروازہ نہیں چھوڑا کرتا ابھی بھی اپنے مالک کی روٹیوں کی خاطر تیرے ساتھ لگا ہوا ہوں تو اپنے گھر سے تو لیکر نہیں آیا تھا لیکن تم عجیب آدمی ہو تمہارے مالک نے تم پر اتنے احسان کیے لیکن تم تین دن کا فاقہ برداشت نہ کر سکے اور میرے مالک کے دروازے پر آ گئے جونہی یہ کشفی حالت دور ہوئی انہوں نے ساری روٹیاں وہیں پھینک دیں اور بے اختیار روتے چلاتے اور گریہ زاری کرتے ہوئے اپنے غار کی طرف لوٹے اور خدا کے حضور دعائیں کرنے لگے کہ اے خدا تو مجھے معاف فرما۔ میں تو ایک کتے سے بھی زیادہ ذلیل نکلا وہاں پہنچے تو دیکھا کہ ایک ہجوم خلائق کھڑا ہے وہ ان کا انتظار کر رہا تھا اور پریشان ہو رہا تھا کہ کہاں چلے گئے لوگ ان کے لیے دنیا جہان کی نعمتیں لے کر حاضر تھے"

پس توکل کرنے والوں کو اللہ کبھی ضائع نہیں کرتا توکل کرنے والے اگر آزمائشوں میں ثابت قدم رہیں تو ان کو اللہ بے شمار نعمتوں سے نوازے گا۔

پس ہمیں توکل علی اللہ پر قائم رہتے ہوئے گڑگڑا کر خدا کے حضور عجز و انکساری سے دعا مانگنی چاہیئے جو سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ ہے۔ جو انسان کی دعا کو قبول کرتا ہے اور اس لیے انسان کو چاہیئے کہ خدا پر کامل بھروسہ رکھے۔ اور خوب جان لے کہ اس پر توکل کیے بغیر کوئی چارہ نہیں۔

مومن کو چاہیئے کہ وہ اپنے معاملات کو کلی طور پر خدا کے سپرد کر دے غار ثور کا توکل کس سے پوشیدہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا کہہ کر ہمارے لیے ایک روشن مثال توکل کی قائم کر دی۔ پس اللہ پر ہی توکل کرنا چاہیئے جو زندہ ہے اور جس پر کبھی موت وارد نہیں ہو سکتی۔

درخواستہائے دعا

• میری والدہ محترمہ اہلیہ شیخ محمد یعقوب صاحب کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔ مگر میرے ماموں مکرم شیخ رشید احمد صاحب آف کریم نگر فیصل آباد کو معدہ کی تکلیف ہے جو قریباً ڈھائی سال سے جاری ہے۔ اسی طرح میری نانی صاحبہ بھی بیمار ہیں۔ سب بیماروں کی شفایابی کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالشکور دارالنصر شرقی۔ ربوہ)

• خاکسار کی ہمشیرہ کنیز فاطمہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہے۔ آجکل صحت زیادہ خراب ہے براہ کرم احباب شفا پانے کے لیے دعا کریں۔ (ملک شریف احمد مجوکہ ایڈووکیٹ جوہر آباد)

• خاکسار کی ہمشیرہ عمر ۱۰ سال کافی عرصہ سے سانس کی تکلیف میں مبتلا ہے تمام اہل خانہ پریشان ہیں احباب سے دعاؤں کی درخواست ہے۔ نیز برادرم مکرم نجیب احمد صاحب بٹ آف کنڈ بارد کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لیے بھی دعاؤں کی درخواست ہے۔ (نذر محمد شاہ۔ نواب شاہ)

لازمی چندہ جات (چندہ عام، حصہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ) ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرسلہ: منیر الدین احمد صاحب
انچارج شعبہ رشتہ ناطہ
مرکزیہ
ربوہ

رشتہ کے انتخاب میں
دینی پہلو کو مقدم رکھنا ضروری ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَجَمَالِهَا وَلِدِیْنِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّیْنِ تَرِبَتْ یَدٰكَ

(بخاری)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ بیوی کے انتخاب میں عموماً چار باتیں مدنظر رکھی جاتی ہیں۔ بعض لوگ تو کسی عورت کے مال و دولت کی وجہ سے اس کے ساتھ شادی کرنے کی خواہش کرتے ہیں اور بعض لوگ عورت کے خاندان اور حسب و نسب کی وجہ سے شادی کے خواہاں ہوتے ہیں اور بعض لوگ عورت کے حسن و جمال پر اپنے انتخاب کی بنیاد رکھتے ہیں اور بعض لوگ عورت کے دین اور اخلاق کی وجہ سے بیوی کا انتخاب کرتے ہیں سو تو دیندار اور با اخلاق رفیقۂ حیات چن کر اپنی زندگی کو کامیاب بنانے کی کوشش کر ورنہ تیرے ہاتھ ہمیشہ خاک آلود رہیں گے۔

اس حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بتانے کے بعد کہ دنیا میں عام طور پر بیوی کا انتخاب کن اصولوں پر کیا جاتا ہے ..... تاکید فرمائی ہے کہ لوگ ہمیشہ اپنے انتخاب میں دین اور اخلاق کے پہلو کو مقدم رکھا کریں۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس کے نتیجہ میں ان کی اہلی زندگی کامیاب اور بابرکت رہے گی ورنہ خواہ وہ سطحی اور عارضی خوشی حاصل کر لیں انہیں کبھی بھی حقیقی اور دائمی راحت نصیب نہیں ہو سکتی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ مبارک ارشاد نہایت گہری حکمت پر مبنی ہے کیونکہ اس میں نہ صرف اہل ایمان کی اہلی زندگی کو بہترین بنیاد پر قائم کرنے کا راستہ کھولا گیا ہے بلکہ ان کی آئندہ نسلوں کی حفاظت اور ترقی کا سامان بھی مہیا کیا گیا ہے مگر افسوس ہے کہ .....

آج کل کثیر حصہ ان لوگوں کا ہے جو بیوی کا انتخاب کرتے ہوئے یا تو دین اور اخلاق کے پہلو کو بالکل ہی نظر انداز کر دیتے ہیں اور یا دین اور اخلاق کی نسبت دوسری باتوں کی طرف زیادہ دیکھتے ہیں کوئی شخص تو عورت کے حسن پر فریفتہ ہو کر باقی باتوں کی طرف سے آنکھیں بند کر لیتا ہے اور کوئی اس کے حسب و نسب کا دلدادہ بن کر دوسری باتوں کو نظر انداز کر دیتا ہے اور کوئی اس کی دولت کے لالچ میں آ کر اس کے ہاتھ میں بک جانا چاہتا ہے حالانکہ اصل چیز جو اہلی زندگی کی دائمی خوشی کی بنیاد بن سکتی ہے وہ عورت کا دین اور اس کے اخلاق ہیں۔ دنیا میں بے شمار ایسی مثالیں پائی جاتی ہیں کہ ایک شخص نے کسی عورت کو محض اس کی شکل و صورت کی بناء پر انتخاب کیا لیکن کچھ عرصہ گزرنے پر جب اس کے حسن و جمال پر تنزل کے آثار پیدا ہو گئے کیونکہ جسمانی حسن ایک فانی چیز ہے یا اس کی نسبت کسی زیادہ حسین عورت کو دیکھنے کی وجہ سے بے اصول خاوند کی توجہ اس کی طرف سے ہٹ گئی۔ یا بیوی کے ساتھ شب و روز کا واسطہ پڑنے کے نتیجہ میں اس کی عادات کے بعض ناگوار پہلو خاوند کی آنکھوں کے سامنے آ گئے تو ایسی صورت میں زندگی کی خوشی تو درکنار خاوند کے لئے اس کا گھر حقیقۃً ایک دوزخ بن جاتا ہے اور یہی حال حسب و نسب اور دولت کا ہے۔ کیونکہ حسب و نسب کی وجہ سے تو بسا اوقات بیوی کے دل میں خاوند کے مقابلہ میں بڑائی اور تفاخر کا رنگ پیدا ہو جاتا ہے جو خانگی خوشی کے لئے مہلک ہے اور دولت ایک آنی جانی چیز ہے جو آج ہے اور کل کو ختم ہو سکتی ہے اور پھر بسا اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ بیوی کی دولت خاوند کے لئے ایک مصیبت ہو جاتی ہے اور راحت کا سامان نہیں بنتی۔

پس جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے گھریلو اتحاد اور گھریلو خوشی کی حقیقی بنیاد عورت کے دین اور اس کے اخلاق پر قائم ہوتی ہے اور بڑا ہی بدقسمت ہے وہ انسان جو ٹھوس اوصاف کو چھوڑ کر وقتی کھلونوں اور ملمع سازی کی چیزوں کے سامنے بھاگتا ہے۔

پھر ایک نیک اور خوش اخلاق بیوی کا جو گہرا اثر اولاد پر پڑتا ہے۔ وہ تو ایک ایسی دائمی نعمت ہے جس کی طرف سے کوئی دانا شخص جسے اپنی ذاتی راحت کے علاوہ نسلی ترقی کا بھی احساس ہو آنکھیں بند نہیں کر سکتا۔ ظاہر ہے کہ بچپن میں اولاد کی اصل تربیت ماں کے سپرد ہوتی ہے کیونکہ ایک طرف تو بچپن میں بچہ کو طبعاً ماں کی طرف زیادہ رغبت ہوتی ہے اور وہ اسی سے زیادہ بے تکلف ہوتا ہے اور اسی کے پاس اپنا زیادہ وقت گزارتا ہے اور دوسرے باپ اپنے دیگر فرائض کی وجہ سے اولاد کی طرف زیادہ توجہ بھی نہیں دے سکتا۔ پس اولاد کی ابتدائی تربیت کی بڑی ذمہ داری بہرحال ماں پر پڑتی ہے۔ لہٰذا اگر ماں نیک اور با اخلاق ہو تو وہ اپنے بچوں کے اخلاق کو شروع سے ہی اچھی بنیاد پر قائم کر دیتی ہے لیکن اس کے مقابل پر ایک ایسی عورت جو دین اور اخلاق کے زیور سے عاری ہے۔ وہ کبھی بھی اپنے بچوں میں نیک اخلاق اور نیک عادات پیدا کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتی بلکہ حق یہ ہے کہ ایسی عورت بسا اوقات دین کی اہمیت اور نیک اخلاق کی قدر و قیمت ہی نہیں سمجھتی۔ پس نہ صرف خانگی خوشی کے لحاظ سے بلکہ آئندہ نسل کی حفاظت اور ترقی کے لحاظ سے بھی نیک اور با اخلاق بیوی ایک ایسی عظیم الشان نعمت ہے کہ دنیا کی کوئی اور نعمت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اسی لئے ہمارے آقا صلے اللہ علیہ وسلم دوسری جگہ فرماتے ہیں۔

خیر متاع الدنیا المراۃ الصالحۃ

"یعنی نیک بیوی دنیا کی بہترین نعمت ہے۔"

مگر حدیث زیر نظر کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ بیوی کے انتخاب میں دوسری تمام باتوں کو بالکل ہی نظر انداز ہی کر دینا چاہئے بلکہ اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ نیکی اور اخلاق کے پہلو کو مقدم رکھنا چاہیئے۔ ورنہ بعض دوسرے موقعوں پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود دوسری باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے کیونکہ وہ بھی ایک حد تک انسانی فطرت کے تقاضے ہیں مثلاً پردہ کے احکام کے باوجود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ شادی سے پہلے اپنی ہونے والی بیوی کو دیکھ لیا کرو تاکہ ایسا نہ ہو کہ بعد میں شکل و صورت کی وجہ سے تمہارے دل میں انقباض پیدا ہو اور ایک دوسرے موقعہ پر جب ایک عورت اپنی شادی کے متعلق آپ سے مشورہ لینے کی غرض سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے فرمایا میں تمہیں فلاں شخص سے شادی کا مشورہ نہیں دیتا کیونکہ وہ مفلس اور تنگ دست ہے اور تمہارے اخراجات برداشت نہیں کر سکے گا اور نہ میں فلاں شخص کے متعلق مشورہ دے سکتا ہوں کیونکہ اس کے ہاتھ کا ڈنڈا ہر وقت ہی اٹھا رہتا ہے ہاں فلاں شخص کے ساتھ شادی کر لو وہ تمہارے مناسب حال ہے اور ایک تیسرے موقعہ پر آپ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ قبیلہ قریش کی عورتیں خاوند کی وفاداری اور اولاد پر شفقت کے حق میں اچھی ہوتی ہیں۔ اور ایک چوتھے موقع پر آپ نے فرمایا کہ حتی الوسع زیادہ اولاد پیدا کرنے والی عورتوں سے شادی کرو تاکہ میں قیامت کے دن اپنی امت کی کثرت پر فخر کر سکوں۔ الغرض آپ نے اپنے اپنے موقعہ پر اور اپنی اپنی حدود کے اندر بعض دوسری باتوں کی طرف بھی توجہ دلائی ہے لیکن جس بات پر آپ نے خاص زور دیا ہے وہ یہ ہے کہ ترجیح بہرحال دین اور اخلاق کے پہلو کو ہونی چاہیئے۔ ورنہ تم اپنے ہاتھوں کو خاک آلود کرنے کے خود ذمہ دار ہو گے۔ یہ وہ زرّیں تعلیم ہے جس پر عمل کر کے ..... گھر برکت اور رحمت کا گہوارہ بن سکتے ہیں۔"

(چالیس جواہر پارے صفحہ ۷۳ تا صفحہ ۷۷)

مجاہدین تحریک جدید

جیسا کہ احباب کرام کو الفضل سے معلوم ہو گیا ہے کہ حضور ایدہ اللہ نے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان ۲۶ اکتوبر کو فرما دیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ سالِ نو کا وعدہ جلد از جلد لکھوا کر ثواب دارین حاصل کریں (وکیل اعلیٰ)

جغرافیہ

پرتگال

مرتبہ مکرم ڈاکٹر سید طاہر احمد صاحب شاہد

اس عیسائی یورپی ملک کی نوآبادیات کسی زمانہ میں دنیا کے بہت سے حصوں میں پھیلی ہوئی تھیں۔ مثلاً جنوبی امریکہ میں براذیل افریقہ میں انگولا اور موزنبیق اور ہندوستان میں گوا وغیرہ۔

محل وقوع :-

ملک پرتگال یورپ کے انتہائی جنوب مغرب میں ایک مستطیل نما خطۂ ارض ہے جس کی لمبائی شمالاً جنوباً اور چوڑائی شرقاً غرباً ہے۔ اس کے شمال اور مشرق میں سپین اور جنوب اور مغرب میں بحر اوقیانوس واقع ہے کسی زمانہ میں سپین اور پرتگال اکٹھے تھے لیکن بعد میں پرتگال علیحدہ ہو گیا۔ اس کا طول ۳۸۰ میل اور عرض ۱۴۰ میل ہے

موسم :-

ملک کے وسط میں پہاڑ اور بڑی بڑی زرخیز وادیاں ہیں۔ اس کا موسم سردیوں میں معتدل ہے البتہ گرمیوں میں گرم ہوتا ہے۔ شمالی کرہ میں ہونے کے باعث دسمبر تا مارچ سرد اور جون تا ستمبر گرم مہینے ہوتے ہیں۔ لیکن ہوا میں نمی زیادہ نہیں ہوتی۔ بارشیں نومبر، دسمبر اور جنوری میں میدانی علاقوں میں ہوتی ہیں اور سردیوں میں پہاڑوں پر برف باری ہوتی ہے۔

پیداوار :-

زرعی پیداوار میں اجناس اور پھل شامل ہیں۔ بھیڑ بکریاں اور مویشی پالے جاتے ہیں۔ جنگلات میں کارک اور عمارتی لکڑی پائی جاتی ہے تانبے کی کانیں بھی ہیں۔ مچھلیاں بھی پائی جاتی ہیں۔ ملک میں کپڑوں کے اور روغن زیتون نکالنے کے کارخانے ہیں۔ چمڑے کی دباغی کے مراکز بھی ہیں۔

آبادی :-

ملک کی آبادی تقریباً ایک کروڑ باشندوں پر مشتمل ہے۔

صدر مقام :-

پرتگال کا صدر مقام لزبن ہے جس کی آبادی نو لاکھ نفوس پر مشتمل ہے۔ یہ ملک کا سب سے بڑا شہر ہے اور مغربی ساحل کے قریب واقع ہے

زبان :-

سرکاری زبان پرتگیزی ہے لیکن خصوصاً بڑے شہروں میں انگریزی سمجھی اور بولی جاتی ہے۔

عام رسوم و رواج :-

ملنے والے لوگ مصافحہ کرتے ہیں۔ بڑی گرمجوشی سے مصافحہ کرتے ہیں۔ عورتیں شام کو گھر سے باہر نکلیں تو ان کے ہمراہ کوئی نہ کوئی مرد رشتہ دار ضرور ہوتا ہے۔ غالباً قرآنی تعلیم کا اثر ہے۔

خوراک :-

پرتگال کے لوگ خوش خوراک ہیں اور ان کے کھانے بڑے ہی لذیذ اور ذائقہ دار ہوتے ہیں۔ کوڈ مچھلی کا سالن لذیذ پکاتے ہیں۔ اسی طرح ان کے ہاں آلو کا بھرتہ اور گوبھی کا شوربا بھی عمدہ تیار کیا جاتا ہے۔ ہر جگہ بکری کے دودھ سے تیار کردہ پنیر ملتا ہے جو بڑا مقبول ہے۔

سکہ :-

یہاں کا سکہ اسکوڈو (ESCUDO) ہے اور ایک ڈالر میں ۲۸۹۰ اسکوڈو ہوتے ہیں۔

مذہب :-

سرکاری مذہب کیتھولک ہے۔ لیکن عیسائیوں کے دیگر فرقوں کے گرجے اور یہودیوں کے معبد بھی ہیں۔

ذرائع نقل و حمل :-

بڑے بڑے شہروں کے درمیان ریل گاڑیاں چلتی ہیں۔ ویسے سڑکیں بھی عمدہ ہیں۔ جن پر کاریں، بسیں اور ٹیکسیاں عام چلتی ہیں۔

مشہور شہر :-

اولیورا :- یہ پرتگال کا دوسرا بڑا شہر اور تجارتی مرکز ہے

کوئمبرا :- یہ شہر پرتگال کا تعلیمی مرکز ہے جہاں یونیورسٹی ہے اور یورپ کے قدیم ترین سکولوں میں سے ایک سکول ابھی تک موجود ہے اس کی لائبریری قابل دید ہے۔

فاطمہ :- یہ شہر لزبن سے ۱۰۵ میل کے فاصلہ پر شمال مشرق میں واقع ہے اور عیسائیوں کا مذہبی مرکز ہے جہاں ہر سال ۱۳ مئی اور ۱۳ اکتوبر کو لوگ زیارت کے لئے آتے ہیں۔ بلکہ ہر ماہ کی ۱۳ تاریخ کو اس شہر کی تعظیم کا دن مناتے ہیں۔

اسٹورل :- یہ شہر لزبن سے ۱۵ میل کے فاصلے پر سمندر کے کنارے واقع ہے اور یورپ کی خوبصورت اور بہترین تفریح گاہوں میں شمار کیا جاتا ہے۔

الگارڈ کوسٹ :- یہ شہر بھی مورش طرز کا ہے۔ یہاں دھوپ خوب چمکتی ہے کیونکہ موسم کھلا ہوتا ہے۔ اس کی نزدیکی وادیوں میں تمام سال پھول کھلے رہتے ہیں۔ اس کے مکان چوکور اور چھتیں ہموار ہیں۔ نزدیک ہی ایک قصبہ الحاؤ ہے اور یہ بھی بالکل مورش طرز کا ہے اور ماہی گیری کے لئے مشہور ہے۔ الگارڈ کوسٹ کے نواح میں ایک اور شہر ہے جہاں پر اب بھی جمعہ بازار (SOUKAL GUMA) لگتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ اس ملک میں بھی جلد جماعت کے قیام کے سامان پیدا ہو جائیں۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگاں

محترمہ زبیدہ بیگم مرحومہ

(مکرمہ سلمیٰ محمود صاحبہ ربوہ)

میری پیاری امی جان ایسا پیارا وجود اور ایسی قابل قدر ہستی تھیں جنہیں جاننے والوں میں سے کوئی بھی بھلا نہیں سکتا

امی ہر ایک سے بہت خوش اخلاقی سے ملتیں۔ اور سب کی دلجوئی کا خیال رکھتیں اور کوئی ایسا موقع پیدا نہ ہونے دیتیں جس سے کسی کی دل شکنی ہو بہت فراخ دل تھیں۔ اپنے پرائے آپ کی خوش اخلاقی کے مداح تھے کسی کی تکلیف کو برداشت نہ کرتیں جب بھی کسی کی تکلیف کا علم ہوتا تڑپ اٹھتیں بسا اوقات ان کی اپنی طبیعت بھی اس وجہ سے خراب ہو جاتی بچوں سے بھی بہت پیار کرتیں اور بڑوں سے شفقت سے پیش آتیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہادری اولوالعزمی اور خوش مزاجی سے وافر حصہ عطا فرمایا تھا بڑی بڑی آزمائشیں اور مشکل وقت آئے لیکن ایک لمحہ کے لیے بھی کسی سے خوفزدہ نہیں ہوئیں اور یہی فرمایا کرتیں ہمیں زندگی اور موت خدا کے ہاتھ میں ہے ۲۴ ستمبر بروز پیر سوا دس بجے کے قریب اس جہانِ فانی سے رحلت فرما گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ امی جان کی مغفرت فرمائے کروٹ کروٹ ان کو جنت نصیب کرے اور ان کے لواحقین کا اللہ تعالیٰ خود حافظ و ناصر و مددگار ہو۔ اور آپ کے ہر عزیز کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

دعائے مغفرت

میرے دادا جان چوہدری احمد الدین صاحب گھمن بعمر ۸۰ سال ۹ اکتوبر بروز منگل صبح سات بجے بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

پیارے دادا جان ان گنت خوبیوں کے مالک تھے۔ جب ۱۹۰۸ء میں حضرت حکیم مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح اوّل بنے تو ان کی بیعت سے مشرف ہوئے۔ دادا جان کو سلسلہ کی کتب پڑھنے کا بہت شوق تھا میں نے تو جب دیکھا بس کتابوں میں مگن رہتے

آپ کے پاس جب کوئی بیمار یا کوئی اور شخص آتا تو اپنا مشغلہ چھوڑ کر بیمار کو کوئی دیسی اور سستا سا نسخہ بتا دیتے اور ہر ملاقاتی سے محبت و پیار اور اخلاق سے ایسی باتیں کرتے کہ اس کو اپنا ہی بنا لیتے۔ ان کی باتوں میں ایسا کیف اور سرور ہوتا کہ ہر ایک کو اپنا گرویدہ بنا لیتے اور گرمجوشی اور مدارات سے ملتے

دادا جان اکثر مجھے پاس بٹھا کر پوچھتے کہ حضور ایدہ اللہ کا کیا حال ہے۔ حتیٰ کہ جب بولنے سے عاری ہو گئے تو اشاروں سے پوچھتے

مرحوم دادا جان نے پانچ شادیاں یکے بعد دیگرے کیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(مبشر احمد چک ۵۰ احمد آباد گولارچی ضلع بدین سندھ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقریب شادی

خاکسار کی بیٹی عزیزہ امۃ الرفیق امتی کی تقریب رخصتانہ بہمراہ عزیزم سعد اللہ صاحب ثاقب ابن محترم ڈاکٹر کرنل عباد اللہ صاحب کچلو (ریٹائرڈ) 75/E سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی ۱۲ ستمبر ۱۹۸۴ء بروز بدھ شام ۷ بجے راولپنڈی میں عمل میں آئی۔ تقریب رخصتانہ میں مکرم دین محمد شاہد صاحب نے دعا کرائی۔ عزیزہ کا نکاح ۱۳ جولائی ۱۹۸۴ء کو بعد نماز جمعہ بیت الحمد مری روڈ راولپنڈی میں ۱۵ ہزار روپیہ حق مہر پر مولانا موصوف نے ہی پڑھا تھا۔

خاندان حضرت مسیح موعود اور جملہ احباب سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ یہ نیا تعلق ہر دو خاندانوں کے لئے خدا تعالیٰ بہت ہی بابرکت کرے اور دین و دنیا کے لئے مثمر بثمرات حسنہ ہو۔ آمین!

(زکیہ عارف و محمد نصیب عارف آرڈیننس آفیسر سویلین (ریٹائرڈ)
۳۶۰۔ کشمیر روڈ صدر۔ راولپنڈی)

ولادت

● ۔ خاکسار کو خدا تعالیٰ نے ایک بیٹی اور ایک بیٹے کے بعد ۱۴ اکتوبر ۱۹۸۴ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی چوہدری عنایت اللہ صاحب مرحوم آف قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ کی پوتی اور میاں عبد الصمیع صاحب نون ایڈووکیٹ آف سرگودھا کی نواسی ہے۔ یہ عاجز سب احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتا ہے کہ بچی خاندان کے لئے ہر لحاظ سے قرۃ العین ہو۔

(بشارت احمد وڑائچ۔ صدیقی بلڈنگ۔ رحمان پورہ۔ لاہور)

● ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے برادرم مکرم عبد الحمید صاحب گوندل قائد مجلس خدام الاحمدیہ سیالکوٹ شہر کو مورخہ ۲۱ جولائی ۱۹۸۴ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام "غلام حمید" تجویز کیا گیا ہے۔ جو کہ مکرم بشیر احمد صاحب گوندل کا پوتا اور مکرم نذیر احمد صاحب گوندل کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت اور خاندان حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں درخواست ہے کہ براہ کرم دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت اور تندرستی والی لمبی زندگی عطا فرمائے، نیک صالح و خادم دین اور والدین کے لیے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(محمد ادریس شاہد مربی سیالکوٹ)

اعلان نکاح

خاکسار کے بیٹے عزیزم عبد الوحید کے نکاح ہمراہ عزیزی ناصرہ بیگم بنت منیر احمد محمود صاحب معلم وقف جدید ۲۳ محلہ دار الفضل ربوہ کا اعلان بعوض مبلغ آٹھ ہزار روپیہ مہر پر مکرمی محمد اشرف ناصر صاحب شاہد مربی سلسلہ مقیم کراچی نے مورخہ ۴ اکتوبر ۱۹۸۴ء بروز جمعرات بمقام البیت الثناء ماڈل کالونی کراچی کیا اور دعا کرائی۔

عزیزم عبد الوحید چوہدری غلام محمد مرحوم آف بھنبیاں ضلع ہوشیار پور کا پوتا ہے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے۔ کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لیے مبارک کرے اور مثمر بثمرات حسنہ اور خوشیوں کا موجب بنائے۔ آمین۔

(عبد الحمید سیکرٹری مال حلقہ ماڈل کالونی مکان نمبر ۱۱/۱۳ سی علیر کالونی کراچی ۳۷)

اعلان گمشدگی

میرا بیٹا عزیزم منیر احمد ۲۳ ستمبر ۱۹۸۳ء سے لاپتہ ہے۔ ابھی تک واپس نہیں آیا۔ ہر جگہ تلاش کر چکے ہیں۔ منیر احمد کی عمر ۲۳ برس رنگ گندمی اور قد تقریباً ساڑھے پانچ فٹ ہے۔ قارئین الفضل کی خدمت میں درخواست ہے کہ اگر کسی کو علم ہو تو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دے کر ممنون فرمائیں تمام اہل خانہ خاص طور پر منیر احمد کی والدہ صاحبہ بہت پریشان ہیں۔

(بشیر احمد "حاجی جیولرز بازار صرافاں فون ۸۲۲۹۷ سیالکوٹ)

کیا اپنا حق ضرور لینا چاہیئے؟

اپنا حق حاصل کرنے کے بارہ میں سیدنا حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں کہ

"ہماری جماعت کے بعض دوستوں میں یہ احساس ترقی کرتا جا رہا ہے کہ ہم نے اپنا حق ضرور لینا ہے انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ جو اپنا انتہائی حق لینے کے لئے کھڑا ہوتا ہے وہ دوسرے کا حق ضرور مارتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ہر بادشاہ کی رکھ ہوتی ہے جس کے کنارے مویشی کا پھرنا خطرہ سے خالی نہیں ہوتا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی بھی کچھ رکھیں ہیں ان کی حدود پر نہ جاؤ بلکہ پرے پرے رہو کیونکہ رکھ کے آخر سرے پر پہنچ کر احتمال ہوتا ہے کہ اس کی حدود میں بھی گھس جاؤ۔ اس لئے اس سے پرے پرے رہو۔ تا تفرقہ کی صورت پیدا نہ ہو۔ دنیا میں بھی قیام امن کا یہی طریق سمجھا جاتا ہے کہ سرحدوں پر فوجیں رکھنے کی بجائے دور رکھی جاتی ہیں۔ پس انتہائی درجہ کے حقوق کا مطالبہ ضرور تباہ کر دیتا ہے۔ اس لئے اگر تم قربانی کرتے ہو تو انتہائی حقوق کے حاصل کرنے کے لئے اصرار نہ کرو۔ اپنا حق ضرور ثابت کر دو اور پھر اصرار نہ کرو۔ بلکہ عفو سے کام لو۔ یہ بات پورے طور پر واضح کر دو کہ یہ ہمارا حق ہے لیکن تفرقہ سے بچنے کے لئے ہم اسے چھوڑتے ہیں۔ انتہائی حقوق کا مطالبہ کر کے کئی ایک نے دیکھا ہوگا کہ تفرقہ بڑھا۔ اب یہ تجربہ کر کے بھی دیکھ لو کہ اپنا حق ثابت کرنے کے بعد اسے چھوڑ دو۔ پھر دیکھو باہمی اتحاد ترقی کرتا ہے یا نہیں اور جس طرح ایک بڑھیا پر دوبارہ جوانی آجائے۔ اسی طرح تمہاری حالت میں نئی تبدیلی نظر آئے گی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دوزخ میں انسان جل کر کوئلہ کی طرح ہو جائے گا۔ پھر خدا تعالیٰ کی رحمت کا چھینٹا اس پر پڑے گا اور نئی روئیدگی اس کے اندر پیدا ہو جائے گی۔ یہی حالت انسانی روح کی ہے۔ جب وہ خدا تعالیٰ کے لئے قربانی کرتا ہے۔ تو اس کے عفو کا پانی اسے شاداب کر دیتا ہے۔ اور اس کے اندر ایک نئی زندگی پیدا ہو جاتی ہے۔"

(خطبات محمود حصہ دوئم صفحہ ۳۸ اور صفحہ ۱۳۹ خطبات عید الاضحیہ)
(مرسلہ:۔ نظارت اصلاح و ارشاد)

شکریہ احباب

خاکسار کی والدہ صاحبہ کی وفات پر کثرت سے اندرون و بیرون پاکستان سے خطوط۔ ٹیلی فون اور ٹیلی گرام احباب جماعت و عزیز و اقارب کی طرف سے موصول ہوئے ہیں۔ نیز اسلام آباد سے بہت سارے کرم فرماؤں نے خصوصاً تشریف لا کر ہمدردی اور تعزیت کی ہے۔ میں نے حتی المقدور جوابات دینے کی کوشش کی ہے۔ مگر سب کو فرداً فرداً جواب دینا ممکن نہیں ہو سکا۔ میں اور میرے بہن بھائی بذریعہ الفضل ان سب احباب کا دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں:۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ براہ کرم مجھ عاجز اور دیگر ورثاء کے صبر و شکیب اور مرحومہ کی بلندیٔ درجات کے لیے خصوصی دعائیں جاری رکھیں۔ ہم سب پر مزید احسان و کرم ہوگا۔ جزاکم اللہ۔

(منیر احمد فرخ مکان نمبر ۲۰۱ - ۲/۸/۹ اسلام آباد)

پروف ریڈر کی ضرورت

دفتر الفضل میں ایک پروف ریڈر کی ضرورت ہے۔ امیدوار کو مولوی فاضل / بی اے پاس ہونا چاہیئے۔ ریٹائرڈ تجربہ کار حضرات کو ترجیح دی جائے گی۔ فوری ملیں۔

(ایڈیٹر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ سیکنڈری سکول کانو (نائیجیریا) کے توسیعی منصوبوں کیلئے سرکاری گرانٹ کا اعلان

اسکول کی دسویں سالانہ تقریب تقسیم انعامات سے کمشنر برائے تعلیم کا خطاب:

ہفتہ ۲۳ جون ۱۹۸۴ء کو فضل عمر احمدیہ سیکنڈری سکول کانو (نائیجیریا) کی دسویں سالانہ تقریب انعامات منعقد ہوئی۔ اس سادہ پروقار تقریب کے مہمان خصوصی الحاجی امام ولی کمشنر برائے تعلیم (وزیر تعلیم) حکومت کانو نائیجیریا تھے۔ جبکہ چیئرمین کے فرائض زونل ایجوکیشن آفیسر الحاجی امام دین بیلو نے انجام دیئے۔ اس موقعہ پر حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے مہمان خصوصی الحاجی امام ولی نے کہا کہ میں احمدیہ اسکول میں خود کو "مہمان" کہلانا پسند نہیں کروں گا کیونکہ اس ادارے کے قیام کے پہلے دن ہی سے میرا اس سے انتہائی قریبی اور گہرا تعلق چلا آرہا ہے۔ احمدیہ اسکول اپنے بانی پرنسپل جناب رفیق احمد ثاقب کی قیادت اور اپنے رفقاء کار کی پرخلوص مساعی کے ذریعے کانو میں تعلیم کے فروغ اور نئی نسل کو علم کی روشنی سے منور کرنے کے لئے جو گراں قدر خدمات انجام دے رہا ہے۔ اس پر کمشنر برائے تعلیم نے اسکول کی انتظامیہ کو اپنی حکومت کی طرف سے زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ انھوں نے مزید کہا کہ اس ادارے کی بے لوث خدمات کے اعتراف کے طور پر حکومت احمدیہ اسکول کے توسیعی منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ہر ممکن امداد مہیا کرے گی۔ اس ضمن میں انھوں نے حکومت کی طرف سے فوری طور پر چھ ٹن سیمنٹ کے عطیے کا اعلان کیا۔

الحاجی امام ولی نے طلباء پر زور دیا کہ وہ احمدیہ اسکول میں فراہم کی گئیں سہولتوں سے پورا فائدہ اٹھائیں اور حصول علم کے ساتھ ساتھ مختلف پیشہ ورانہ ہنر اور فنی تعلیم بھی حاصل کریں تاکہ آگے چل کر ملک کے لئے کارآمد شہری بن سکیں اور اپنے وطن کی تعمیر و ترقی میں ذمہ دارانہ کردار ادا کر سکیں۔

اس سے پہلے اسکول کے پرنسپل جناب رفیق احمد ثاقب نے معزز مہمانوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے اسکول کی سالانہ ترقیاتی رپورٹ پیش کی۔ آپ نے تقریب کے شرکاء کو بتایا کہ گزشتہ سال انتہائی نامساعد حالات و معاشی بحران اور محدود وسائل کے باوجود محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم اپنا روایتی معیار برقرار رکھنے میں کامیاب رہے۔

آئندہ تعلیمی سال کے پروگراموں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ اسکول میں داخلے کے خواہشمند طلباء کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر مستقبل قریب میں کم از کم ایک نئے کلاس روم اور ایک وسیع ہال کی تعمیر کا منصوبہ زیر غور ہے۔

پرنسپل صاحب نے بتایا کہ گزشتہ سال سینئر اسٹاف کے لئے ایک نئے مکان کی تعمیر مکمل کی گئی نیز اسکول لائبریری میں کئی سو نئی کتابوں کا اضافہ کیا گیا۔

غیر نصابی سرگرمیوں میں حاصل کردہ کامیابیوں کا ذکر کرتے ہوئے انھوں نے بتایا کہ اسکول کی والی بال ٹیم نے کانو اسٹیٹ کے تمام اسکولوں میں اول آکر چیمپئن شپ جیتی جبکہ اسکول کے ایک اور طالب علم کو نہ صرف کانو اسٹیٹ بلکہ ملک بھر میں جوڈو کراٹے کا چیمپئن قرار دیا گیا۔ بعد میں مہمان خصوصی نے تعلیمی اور غیر نصابی سرگرمیوں میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے طلباء میں انعامات تقسیم کئے۔ اس موقع پر وزارت داخلہ و اطلاعات کے کمشنر کی نمائندگی متعلقہ وزارت کے سیکرٹری الحاجی بیلو۔ بی۔ فاروق نے کی۔ جبکہ مہمان مقرر TRIUMPH اخبار سے منسلک معروف صحافی جناب احمد تجانی عبداللہ تھے۔ اس کے علاوہ حکومت کے جن اعلیٰ افسروں نے تقریب میں شرکت کی ان میں ڈائریکٹر اعلیٰ تعلیمات ڈاکٹر تجانی اسمٰعیل ڈائریکٹر تعلیم (منصوبہ بندی و مالیات) الحاجی ابراہیم بیلو۔ چیف انسپکٹر برائے ثانوی مدارس الحاجی محمد ڈھانا۔ اسسٹنٹ زونل ایجوکیشن آفیسر الحاجی گربا محمد ڈنکا نو اور متعدد اہم شخصیات شامل تھیں۔

اس سے دو روز پہلے اسی اسکول کی ریلیجس سٹڈیز سوسائٹی کے زیر اہتمام بین المدارس ذہنی آزمائش اور تقریری مقابلوں کی آٹھویں سالانہ تقریب منعقد ہوئی۔ جس کے مہمان خصوصی کمشنر زراعت الحاجی محمد کزارے تھے جبکہ چیف انسپکٹر برائے تعلیمات دینیہ کانو الحاجی عمر فاروق لاڈان نے صدارت کے فرائض انجام دیئے اور مہمان مقرر تھے ڈاکٹر عطا سعید ڈین فیکلٹی آف لاء یونیورسٹی کانو۔ الغاضی مقابلوں کے لئے منصفین کے فرائض ڈاکٹر ہارون الرشید شعبہ دینیات یونیورسٹی کانو۔ معلم ادالو سلیمان نظامت تعلیمات کانو اور چوہدری نصیر احمد صاحب مربی کانو نے انجام دیئے۔ ان مقابلوں میں مختلف سکولوں اور کالجوں کے ۲۰ طلباء نے حصہ لیا۔ مجموعی طور پر کانو ٹیچرز کالج نے اول پوزیشن حاصل کی جسے ایک سال کے لئے ابراہیم بن عبداللہ ٹرافی دی گئی۔ ان تقریبات کی رپورٹ تیار کرنے کے لئے وزارت اطلاعات، مقامی ٹیلی ویژن اور پریس کے نمائندے موجود تھے۔

کانو ٹیلی ویژن نے دونوں تقریبات کے بارے میں اپنے خبرنامے میں تفصیلی خبر اور تصویری جھلکیاں پیش کیں۔

قارئین الفضل سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ احمدیہ سیکنڈری سکول کانو کی جملہ مساعی کو اپنی برکات سے نوازے ہمہ جہت ترقیات عطا فرمائے اور بہترین رنگ میں خدمات انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین!)

بیرون ملک خریداروں کیلئے یاددہانی

بیرون ملک جن خریداروں کا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ ازراہ کرم اپنا چندہ سالانہ یا ششماہی جلد از جلد بھجوا دیں۔ ایسے دوستوں کو انفرادی طور پر بھی یاددہانی کروائی جا رہی ہے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹھے نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

ضروری اطلاع

اقصیٰ چوک ربوہ میں حضرت حکیم نظام جان مرحوم کے مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ) پر حکیم محمود احمد صاحب باقاعدگی سے خدمت کیلئے حاضر ہوتے ہیں

زیر نگرانی

حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان

ضروری اعلان

برائے چندہ وقف جدید ناصرات

وقف جدید کا سال ختم ہونے میں صرف دو ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ تمام سیکرٹریان ناصرات اپنے ہال کا چندہ وقف جدید کا بجٹ ۳۰ دسمبر سے پہلے پورا کر دیں۔

(سیکرٹری ناصرات لاہور مرکزیہ)

خوشخبری

خالص دیسی گھی

ہمارے ہاں خالص دیسی گھی تازہ کریم اور مکھن دستیاب ہے۔ اپنی خواہش کے مطابق اپنے گھر پر بھی کریم سے خالص مکھن اور گھی تیار کر سکتے ہیں۔

خان گھی سٹور

ریلوے روڈ۔ ربوہ

ہول سیل ریٹ پر

سپیشل سیل

ہم اپنے جنرل سٹور سے کپڑے کا سٹاک ختم کرنے کے لئے ہر قسم کے کپڑے کی ہول سیل ریٹ پر سیل شروع کر رہے ہیں۔ اہل ربوہ آج ہی تشریف لا کر اس نادر موقع سے فائدہ اٹھائیں!

المشتہر: سلور سینڈ جنرل سٹور

(فضل الٰہی مارکیٹ) کالج روڈ۔ ربوہ